

تحقیق و تنقید

جناب غازی عزیزی  
قسط (۲) آخری

اطْلُبُوا الْعِلْمَ فَإِنَّ طَلَبَ الْعِلْمِ قَرْنُ صِيحَةِ  
حَدِيثِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ كَمَا تَحْقِيقُ

اب اس باب کی باقی ماندہ روایات کے تمام طرق اسناد اور ان کے جملہ رواۃ کا مختصر  
وائے جرح و تعدیل کے نزدیک مرتبہ و مقام کا جائزہ بھی لیتا چلوں جو حضرت علی ابن ابی طالب  
ابن مسعود، ابن عباس، ابوسعید الخدری، جابر اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے مروی ہیں۔  
حضرت علی رضی اللہ عنہ سے جو حدیث بیان کی جاتی ہے اس کے تین طرق وارد ہوئے  
ہیں:

## طریق اول:

أَخْبَرَنَا الْقَزَّازُ قَالَ أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ أَخْبَرَنَا  
ابْنُ سَهْمَرِيَّارٍ قَالَ أَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ قَالَ أَنَا أَحْمَدُ  
بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبِي الْعَبَّاسِ الْخَوَّارِ زَيْدِيُّ قَالَ أَنَا سُلَيْمَانُ  
بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَذَكَرَهُ (رَوَاهُ حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ فِي  
مُسْنَدِهِ وَأَخْرَجَهُ الْخَطِيبُ وَالطَّبْرَانِيُّ وَذَكَرَهُ  
الْمُهَيْبِيُّ وَابْنُ الْجَوْزِيِّ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ) ۵۹۵

اس روایت کے ناقابل اعتبار ہونے کی وجوہات یہ ہیں، اس طریق میں راوی عبدعزیز  
جو جوڑے جس کے متعلق حافظ ابن حجر عسقلانی کا قول ہے کہ وہ "متزوک" ہے۔ کیونکہ اس  
نے اپنی تمام کتب جلاؤالی تھیں اور اپنی یادداشت کے مطابق حدیثیں بیان کیا کرتا تھا، لہذا شدید

۵۹۵۔ اضرہ المخطیب ج ۵ ص ۲۰۴ والمصغیر للطبرانی ج ۱ ص ۹۲ طبع المکتبۃ السلفیۃ المدینۃ المنورۃ و

خطیبوں کا مرتکب ہوتا تھا۔ علامہ بیہوشی نے بھی اسے ”متروک“ بیان کیا ہے ۹۶ھ۔ ابن معین کا قول ہے: ”لَيْسَ بِشَيْئَةٍ“ حافظ عراقی کا قول ہے کہ ”عبد العزیز متروک“ ہے، جیسا کہ اس کی تضعیف میں امام نسائی وغیرہ سے منقول ہے۔ اور امام بخاری کا قول ہے: ”لَا يَكْتَبُ حَدِيثُهُ“ ۹۶ھ علامہ ذہبی نے اس کے ترجمہ میں اسے ”مخترقہ“ بتایا ہے ۹۵ھ امام دارقطنی کا قول ہے کہ وہ متروک ہے، ابن جہان کا قول ہے: ”عَبْدُ الْعَزِيزِ زَيْدِي الْمَنَّاكِرُ عَنِ الشَّاهِرِ“ یعنی عبد العزیز مشاہیر سے مناکیر روایت کرتا ہے جیسا کہ امام ابن الجوزی نے موضوعات میں بیان کیا ہے ۹۹ھ اس طریق میں دوسرا مجروح راوی خوارزمی ہے جس کے متعلق امام دارقطنی کا قول ہے کہ وہ ”متروک“ ہے تلف طبرانی کا قول ہے کہ محدث حسین بن علی نے کسی نے روایت نہیں کی مگر اس اسناد کے ساتھ جس میں سلیمان کا تفرود ہے۔ امام ابن الجوزی نے بھی خوارزمی کی تضعیف میں امام دارقطنی کا قول بیان کیا ہے ۱۰۲ھ۔

## طریق دوم:

أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ مَسْعَدَةَ  
قَالَ أَخْبَرَنَا حَمْرَةُ قَالَ نَا ابْنُ عَدِيٍّ قَالَ نَا مُحَمَّدُ  
بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ حَقِصٍ قَالَ نَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ  
قَالَ نَا عَيْمَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ  
عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ: ”طَلَبُ الْعِلْمِ ... الخ“ (ذكره الخطيب و

ابن الجوزي ۱۰۳ھ)

مجمع الزوائد للبيہوشی ج ۱ ص ۱۲۰ طبع مکتبۃ القدسی ۱۳۵۲ھ والعلل المتناہیہ لابن الجوزی ج ۱ ص ۴۲ ۹۶ھ  
مجمع الزوائد للبیہوشی ج ۱ ص ۵۲، ۵۳ ۹۶ھ المجتہد للمافظ العراقي ج ۱ ص ۵۶ ۹۸ھ میزان الاعتدال  
للذہبی ج ۲ ص ۶۳۲ ۹۹ھ سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ والمرسوخۃ للالبانی ج ۱ ص ۱۹۴ ۱۰۲ھ  
العلل المتناہیہ لابن الجوزی ج ۱ ص ۶۲ ۱۰۱ھ المعجم لصغیر للطبرانی ج ۱ ص ۹۲ واخرجه الخطيب البغدادي  
ج ۵ ص ۲۰۴ ۱۰۲ھ العلل المتناہیہ لابن الجوزی ج ۱ ص ۶۲ ۱۰۳ھ الفقیہ والمتفقۃ للخطیب ج ۱ ص ۴۴

یہ طریق اسناد بھی کھرا نہیں ہے کیونکہ اس میں راوی عیسیٰ بن عبد اللہ تمام آفت کی بنیاد ہے۔ اس کے دادا کا نام محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب ہے۔ ابنِ حبان کا قول ہے: "يُرْوَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ" یعنی اپنے والد اور آباؤ سے "عَنْ" کے ساتھ موضوع چیز میں روایت کرتا ہے۔ امام ذہبی کا قول ہے: "هُوَ مَثْرُوكُ الْحَدِيثِ" یعنی وہ متروک الحدیث ہے۔ علامہ ذہبی نے اس کی ان احادیث کو جمع کیا ہے جو موضوع ہیں۔ امام ابن الجوزی فرماتے ہیں کہ عیسیٰ بن عبد اللہ "ضعیف" ہے۔ ایک دوسرے راوی عباد بن یعقوب کے متعلق ابنِ حبان کا قول ہے: "يُرْوَى الثَّنَائِكِي عَنْ الْمَشَاهِيرِ فَاسْتَحَقَّ التَّرَدُّ" یعنی مشاہیر سے منسوب کر کے منکر روایت کرتا ہے پس ترک کئے جانے کا مستحق ہے ۵۷۶۔

## طریق سوم:

"أَنَا أَبُو مَنْصُورِ الْقُرْآنِ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْحُسَيْنِ التَّعَالِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبُشْدَارِيُّ قَالَ نَا أَبُو نَصْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ السَّرْقَنْدِيُّ قَالَ نَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَ نَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ نَا سَلِيمَانُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عِمْرَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ أَنَّ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ..... الخ" (اخرجه الخطيب وذكره ابن الجوزي) ۵۷۶

یہ روایت بھی صحیح نہیں ہے کیونکہ امام ابن الجوزی فرماتے ہیں کہ "اس طریق میں عمر حدی راوی

والعلل المتناہیہ لابن الجوزی ج ۱ ص ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰  
والموضوۃ للابانی ج ۲ ص ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰  
والعلل المتناہیہ لابن الجوزی ج ۱ ص ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰

ذیلقعدہ ۱۴۰۸ھ  
ذوالحجہ

۵۴

ہے جو "مناکہ بیان کرتا ہے" اور محمد بن ایوب اور جعفر بن محمد دو ایسے راوی ہیں جن میں غایت درجہ ضعف ہے" ۵۸

حضرت ابن مسعود سے مروی حدیث کا صرف ایک طریق ہے جو اس طرح ہے:

”فَاخْبَرَنَا ابْنُ خَيْرُونَ قَالَ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا حَمْرَهُ بْنُ يُونُسَ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَدِيٍّ قَالَ نَا أَبُو يَعْلَى قَالَ نَا هَزَيْلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْجَمَانِيُّ قَالَ نَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَمَادِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: طَلَبُ الْعِلْفِ... الخ“ (اخرجه ابو يعلى ورواه الطبرانی فی الكبير والادسط و ذکره الهیثمی والحافظ والخطب وابن جوزی) ۵۹

یہ طریق ناقابل اعتماد ہے، کیونکہ اس طریق میں ایک راوی عثمان بن عبد الرحمن القرظی ضعیف ہے۔ امام ابن الجوزی کا قول ہے: ”وَعُثْمَانُ لَا يُحْتَجُّ بِهِ“ یعنی عثمان حجت نہیں ہے۔ ۵۸ حافظ ابن حجر نے عثمان کے ترجمہ میں درج کیا ہے: ”عُثْمَانُ صَدُوقٌ أَكْثَرَ

الرِّوَايَةِ عَنِ الضَّعْفَاءِ وَالْمَجَاهِيلِ“ یعنی عثمان صدوق ہے لیکن اکثر روایتیں ضعفاء اور مجہول راویوں سے روایت کرتا ہے۔ امام ابن معین کا قول ہے ”يَكْدِبُ“ ابن حبان کا قول ہے: ”يُرْوَى عَنِ الثِّقَاتِ الْأَشْيَاءِ الْمَوْصُوفَاتِ لَا يَجُوزُ إِلَّا حِجَابُ يَهُ“ یعنی ثقات سے موضوع چیزیں روایت کرتا ہے پس اس سے احتجاج جائز نہیں۔ امام ابن مدینی نے بھی اس کی بہت ”تضعیف“ کی ہے۔ ابن عدی کا قول ہے: ”مُنْكَرٌ كَمَا رُبِّيَتْ بَعْدُ الثِّقَاتُ“ یعنی منکر ہے اور ثقات میں سے کوئی اس کی اتباع نہیں کرتا۔ امام بخاری کا قول ہے: ”سَكَتُوا عَنْهُ“ جب عبد الحق

۵۸ العلل المتناہیہ لابن الجوزی ج ۱ ص ۶۲ ۵۹ مجمع الزوائد للہیثمی ج ۱ ص ۱۱۹ والمطالب الحافظ ج ۳ ص ۱۳۰ والموضوع للخطیب ج ۲ ص ۲۴۰ والعلل المتناہیہ لابن الجوزی ج ۱ ص ۵۹

نے درج کیا ہے کہ وہ "متروک" ہے ۱۳۳ھ ہیثمی نے بھی اسے "متروک" درج کیا ہے ۱۳۳ھ علامہ ذہبی بیان کرتے ہیں کہ "عثمان بن عبد الرحمن القرظی جو حماد بن ابی سلمان سے روایت کرتا ہے، کے متعلق امام بخاری فرماتے ہیں کہ وہ "مجهول" ہے۔ اور حماد کی حدیث قبول نہیں کی جاتی مگر وہ جو اس سے قدام (مثلاً شعبہ و سفیان ثوری اور سلواتی وغیرہ) نے روایت کی ہو عثمان بن عبد الرحمن پر امام نسائی و امام دقطنی نے "متروک" ہونے کا حکم لگایا ہے اور امام بخاری سے بھی اس کا ترک کرنا منقول ہے۔ ۱۳۵ھ امام ابن الجوزی اس کے ایک اور راوی ہزبل کے متعلق بیان کرتے ہیں کہ "وہ غیر معروف ہے اور اس سے کوئی دوسرا روایت نہیں کرتا" حضرت ابن عباس کی حدیث بھی صرف ایک طریق سے وارد ہوئی ہے جو یہ ہے:

"فَأَنبَأَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ نَا ابْنُ الْمُظَفَّرِ قَالَ نَا الْعَيْقِيُّ  
 قَالَ نَا ابْنُ الدَّخِيلِ قَالَ نَا الْعُقَيْلِيُّ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ  
 مُوسَى قَالَ نَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّائِغُ قَالَ نَا  
 عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رَزَادٍ قَالَ نَا عَائِدُ  
 بْنُ أَيُّوبَ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ طُوسٍ قَالَ نَا إِسْمَاعِيلُ  
 ابْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: طَلَبُ الْعِلْمِ... الخ  
 (ساقه العقیلی فی ترجمه عائذ و او رده الحافظ  
 و رواه الطبرانی فی الاوسط و ذکره الھیثمی و ابن  
 الجوزی) ۱۳۵ھ۔

۱۳۵ھ موضوعات لابن الجوزی ج ۲ ص ۲۳۲ و لعل المتناہیہ لابن الجوزی ج ۱ ص ۶۲ ۱۳۸ھ التہذیب للحافظ، ترجمہ عثمان بن عبد الرحمن ۱۳۵ھ الاحکام الکبریٰ للشیخ عبدالحق ج ۲ ص ۱۳۸ ۱۳۸ھ مجمع الزوائد للہیثمی ج ۴ ص ۲۶۹ ۱۳۵ھ میزان الاعتدال للذہبی ج ۳ ص ۴۲ ۱۳۵ھ لعل المتناہیہ لابن الجوزی ج ۱ ص ۶۳ ۱۳۵ھ لسان المیزان للحافظ ابن حجر عسقلانی ج ۳ ص ۲۲۵ ۱۳۵ھ مجمع الزوائد للہیثمی ج ۱ ص ۱۲۰ و لعل المتناہیہ لابن الجوزی ج ۱ ص ۵۶۔

اس طریق کے ایک راوی عبداللہ بن عبدالعزیز کے متعلق ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں کہ ضعیف ہے، امام عقیلی کا قول ہے کہ: "اَخْطَا فِي السَّنَدِ وَالْمَتْنِ وَقَلَّبَ اسْمَ الرَّاوِحِيِّ" یعنی سند و متن میں بہت خطا کار ہے اور راوی کا نام از خود گھڑ لیتا ہے۔ ابو حاتم کا قول ہے: "أَحَادِيثُهُ مُنْكَرَةٌ" یعنی اس کی احادیث منکر ہوتی ہیں۔ امام عقیلی کا ایک اور قول ہے: "لَهُ أَحَادِيثٌ مُنْكَرَةٌ" ابن جنید کا قول ہے: "كَذِبٌ سَادِحٌ فَلَسَا" یعنی ایک پیسہ کے برابر بھی نہیں ہے۔ اور: "يُحَدِّثُ بِأَحَادِيثٍ كَذِبٌ يَعْنِي جَهْوِيٌّ" احادیث بیان کرتا ہے۔ امام ابن الجوزی نے بھی عبداللہ بن عبدالعزیز کے متعلق ابن جنید کا یہ قول نقل کیا ہے کہ: "لَا يُسَادِحِي فَلَسَا" واللہ اعلم۔ فرماتے ہیں کہ: "ضَعِيفٌ جَدًّا" یعنی وہ بہت زیادہ ضعیف ہے۔ اس طریق کے ایک دوسرے راوی عائد بن ایوب کے متعلق امام ابن الجوزی فرماتے ہیں کہ ابن ایوب "مُجْهُولٌ" ہے۔ لیکن حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں کہ عائد بن ایوب کچھ پرگنہ نہیں ہے، بلکہ اس کا تو وجود ہی نہیں ہے۔ البتہ ایوب بن عائد رحال، التہذیب میں سے ہے۔ ۱۳۳ھ حضرت ابوسعید خدریؓ سے بھی یہ حدیث صرف ایک طریق سے وارد ہوئی ہے جو اس طرح ہے:

"قَاتَبَانَا بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْبَاقِي قَالَ أَنبَأَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْقُضَاعِيُّ قَالَ نَا أَبُو مُسْلِمٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْكَاتِبُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُحْيَى الْأَصْفَهَانِيُّ قَالَ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَكْرَبِيَا الْأَصْبَهَانِيُّ قَالَ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَمْرٍو الْبَجَلِيُّ قَالَ نَا مَسْعَرُ عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيَّةِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: طَلَبُ الْعِلْمِ .... الخ" (ذکرہ ابن الجوزی) ۱۳۳ھ

۱۳۵ھ لسان المیزان للحافظ ابن حجر ج ۳ ص ۳۱۰ ۱۳۶ھ العلل المتناہیہ لابن الجوزی ج ۱ ص ۶۲-  
 ۱۳۷ھ مجمع الزوائد للہیثمی ج ۱ ص ۱۲۰ ۱۳۸ھ العلل المتناہیہ لابن الجوزی ج ۱ ص ۶۲ ۱۳۹ھ  
 لسان المیزان لابن حجر ج ۳ ص ۲۲۵، ۲۲۶ ۱۴۰ھ العلل المتناہیہ لابن الجوزی ج ۱ ص ۶۲-

یہ روایت بھی قابل اعتبار نہیں ہے، کیونکہ اس طریق میں ایک راوی عطیہ العوفی ہے جس کے متعلق حافظ ابن حجر عسقلانی تحریر فرماتے ہیں: "صَدْرُ قِيٍّ يَغْبِي كَثِيرًا كَانَ شَيْخًا مَدْرَسًا" یعنی وہ صدوق ہے لیکن کثرت کے ساتھ غلطیاں کرتا ہے اور وہ مدرس خیمہ تھا ۱۱۲۴ھ تک جمہور نے اس کے "ضعف" پر جرح کی ہے جن کے اقوال حافظ ابن حجر اور علامہ ذہبی نے جمع کئے ہیں ۱۱۵ھ علامہ سیوطی کا قول ہے کہ عطیہ "ضعیف" ہے، علامہ سخاوی نے بھی اس کی "تضعیف" بیان کی ہے۔ امام ذہبی کا قول ہے: "عَطِيَّةٌ ذَاهِيَةٌ" لہذا امام ابن الجوزی فرماتے ہیں کہ عطیہ کی "تضعیف" ابن عدی، رازی اور واقظنی نے کی ہے۔ اور ابن حبان کا قول ہے: "لَا يَحِلُّ كِتَابُ حَدِيثِهِ إِلَّا عَلَى التَّجَرُّبِ" یعنی اس کی حدیث لکھنا جائز نہیں ہے مگر صرف تجرب کے لیے۔ ۱۱۶ھ اگرچہ عطیہ العوفی کی بعض احادیث کی تحسین امام ترمذی نے کی ہے لیکن سنی یہ ہے کہ امام ابوعلی ترمذی کی کسی حدیث کے بارے میں تصحیح یا تحسین کرنا حجت نہیں ہے، کیونکہ اس سلسلہ میں ان رحمہ اللہ کچھ متماثل واقع ہوئے ہیں چنانچہ امام ذہبی کا ایک مشہور قول ہے کہ "وَلَا يَعْتَمِدُ الْعُلَمَاءُ عَلَى تَصْحِيحِ التِّرْمِذِيِّ" ۱۱۸ھ یعنی علماء امام ترمذی کی تصحیح پر اعتماد نہیں کرتے۔

اس طریق اسناد میں ایک دوسرا مجروح راوی اسماعیل بن عمرو ہے جو امام واقظنی، رازی، ابن عدی اور ابن الجوزی کے نزدیک "ضعیف" ہے۔ ۱۱۹ھ

حضرت جابر کی حدیث بھی صرف ایک طریق سے ہی وارد ہوئی ہے جو حسب ذیل ہے:

فَاخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا حَمْزَةُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ ابْنُ عَدِيٍّ قَالَ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ الْخَلَّالُ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "طَلَبُ الْعِلْمِ... الخ" (ذکرہ

لله تقریب التہذیب للمحقق ابن حجر، ترجمہ عطیہ العوفی ۱۱۵ھ تہذیب التہذیب للمحقق ابن حجر

ابن الجوزی ۱۲۰۱ھ

یہ روایت بھی صحیح نہیں ہے، کیونکہ امام ابن الجوزی فرماتے ہیں کہ: "اس طریق میں محمد بن حور اللک نے جس کا ذکر ہم نے آنفا کیا ہے اور عباس بن ولید راوی "مطعون ہے" ۱۲۱ھ

حضرت ابن کثیر سے جو حدیث بیان کی جاتی ہے وہ چار طرق سے وارد ہوئی ہے

اور وہ حسب ذیل ہیں:

## طریق اول:

أَبَانَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَحْمَدَ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ مَسْعَدَةَ  
قَالَ أَخْبَرَنَا حَمْرَةُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَنَا أَبُو أَحْمَدَ  
ابْنُ عَدِيٍّ قَالَ أَنَا الْقَاسِمُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ نَا مَعَانِيُّ  
بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ أَنَا أَبُو الْبَخْتَرِيِّ قَالَ نَا مُحَمَّدُ  
بْنُ أَبِي حَمِيدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عَمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ  
عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ مُؤْمِنٍ - (ذکرہ ابن الجوزی ۱۲۱ھ)

یہ روایت بھی ساقط الاعتبار ہے، کیونکہ اس طریق میں ایک راوی ابو البختری ہے جس کا نام وہب ابن وہب المدنی القاضی ہے اس کے متعلق ابن معین کا قول ہے: "كَانَ يَكْذِبُ عَدُوَّ اللَّهِ" یعنی وہ اللہ کا دشمن جھوٹ بولتا تھا۔ امام احمد کا قول ہے: "كَانَ يَضَعُ الْيَدَ عَلَى الْوَضَائِعِ" یعنی وہ جھوٹی حدیثیں گھڑا کرتا تھا۔ امام ابن الجوزی نے اس سے مقدمہ "موضوعات" ۱۲۱ھ میں ذکر کیا ہے۔  
کبار الوضائِعِ یعنی وہ کبار وضائِعِ میں سے تھا، لکھا ہے ۱۲۱ھ اس طریق کا دوسرا راوی محمد ابن ابی حمید ہے جس کے متعلق امام ابن الجوزی بھی کا قول نقل کرتے ہیں: "لَيْسَ بِشَيْءٍ" اور ابان

میزان الاعتدال للذہبی تراجم علیہ العرفی ۱۲۱ھ سلسلہ الاحادیث الضعیفہ والموضوعۃ للالبانی ج ۲  
ص ۱۵ ۱۲۱ھ العلل المتناہیہ لابن الجوزی ج ۱ ص ۶۵-۶۶ ۱۲۸ھ مقالات المکتوثری ص ۱۱۱  
۱۲۱ھ العلل المتناہیہ ج ۱ ص ۶۵-۶۶ ۱۲۱ھ الضاج ص ۵۷-۵۸ ۱۲۱ھ ایضاج  
ص ۶۴ ۱۲۱ھ ایضاج ص ۵۵ ۱۲۱ھ کتاب الموضوعات لابن الجوزی ج ۱ ص ۴۷-



کا قول ہے: "لَا يَحْتَجُّ بِهِ"۔ یعنی حجت نہیں ہے ۳۳۷ محمد ابن ابی حمید کو ذہبی نے بھی "ضعیف" بتایا ہے۔ امام بخاری نے اس پر "منكر الحديث" ہونے کا حکم لگایا ہے۔ امام نسائی کا قول ہے: "لَيْسَ بِثِقَةٍ" یعنی ثقہ نہیں ہے۔ علامہ جلال الدین سید طی کا قول ہے: "اس کی حدیث سے کوئی استشہاد نہیں ہے" ۳۳۸ حافظ ابن حجر عسقلانی کا قول ہے کہ محمد بن ابی حمید "مترک" ہے۔ ایک اور مقام پر کہا ہے کہ وہ "ضعیف الحدیث" اور "سعی الحفظ" ہے ۳۳۹ امام عقیلی نے اسے "ضعفاء" میں شمار کیا ہے۔ ۳۴۰

## طریق دوم:

أَبَانَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ  
بْنُ الْمُظَفَّرِ قَالَ أَخْبَرَنَا الْعَتِيبِيُّ قَالَ نَا ابْنُ الدَّحِيلِ  
أَنَا الْعَقِيلِيُّ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْأَنْطَلَكِيِّ قَالَ  
نَا رُوْحُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ الْقُرَشِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى  
بْنُ أَعْيَنٍ عَنْ كَيْثِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ  
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "طَلَبُ الْعِلْمِ  
الْخ" (ذکرہ العقیلی فی ترجمۃ الروح وابن الجوزی)

یہ طریق اسناد بھی قوی نہیں ہے، کیونکہ اس میں ایک راوی لیث بن ابی سلیم ہے جو "ضعیف" ہے۔ حافظ ابن حجر عسقلانی نے اس کے ترجمہ میں درج کیا ہے: "صَدُوقٌ اخْتَلَطَ  
أَخْبِرًا وَلَمْ يَمَيِّزْ بَيْنَ الْبِرِّ وَالْفِرِّ" یعنی صدوق ہے، آخر عمر میں اختلاط کا شکار ہوا اور تمیز نہ کر پاتا تھا پس ترک  
کر دیا گیا۔ علامہ بیہقی نے بھی اس کے "ضعف" کی یہی علت بیان کی ہے۔ ۳۴۰ حافظ عراقی نے  
کا قول ہے: "إِسْنَادُهُ لَيْسَ"۔ یعنی اس کی اسناد میں لچک ہے۔ ابن ابی حاتم کا قول ہے کہ  
"دعیبی بن یونس روایت کرتے ہیں" میں نے اسے دیکھا ہے وہ اختلاط کا شکار تھا، ۳۴۱

۳۴۲ العلل المتناہیہ لابن الجوزی ج ۱ ص ۶۳ ۳۴۳ تدریب الراوی ۳۴۶ المطالب العالیہ  
۳۴۷ الضعفاء للعقیلی ج ۴ ص ۲۲ ۳۴۸ العلل المتناہیہ لابن الجوزی ج ۱ ص ۶۹ ۳۴۹  
تقریب التہذیب لابن حجر عسقلانی، ترجمہ لیث بن ابی سلیم ۳۴۰ مجمع الزوائد للہیثمی ج ۱ ص ۱۳۴

امام ابن الجوزی نے بھی کتاب "الموضوعات" میں اس کے "ضعف" کو بیان کیا ہے ۱۳۳۷ھ ابن عدی کا قول ہے: "وَوَكَفَّرَ بِهِ مُوسَىٰ عَنْ كَيْفِهِ" یعنی اس میں موسیٰ کا لیت سے روایت میں تفرق ہے۔ لیت کو امام احمد وغیرہ نے ترک کیا ہے، اگرچہ ابن معین نے اس کے متعلق "لَا يَأْسَ بِهِ" کہا ہے، لیکن اس کے ضعف کے لیے اس کا اختلاط کرنا ہی کافی ہے۔ ابن حبان نے بھی اسے "ضعیف" شمار کیا ہے۔ ۱۳۴۵ھ ابن عدی کا ایک اور قول ہے: "وَ عَامَّةُ حَدِيثِهِ غَيْرُ مَحْفُوظٍ" یعنی عموماً اس کی حدیث غیر محفوظ ہوتی ہے۔ امام دارقطنی کا قول "فَعَايَسَ فِي الضَّعْفِ" یعنی حد درجہ ضعیف ہے۔ ابن خراسان کا قول ہے: "هُوَ مَتْرُوكٌ يَضَعُ الْحَدِيثَ" یعنی وہ متروک ہے اور حدیث گھڑا کرتا ہے۔ علامہ جلال الدین سیوطی ۱۳۶۴ھ اور علامہ ابن عساکر نے بھی اس کی "تضعیف" سے اتفاق کیا ہے۔ امام ابن الجوزی کا قول ہے کہ: لیت بن ابی سلیم کے متعلق ابو زرہ کا قول ہے: "لَا أَشْتَبِلُ بِهِ" اور ابن حبان کا قول ہے: — آخر عمر میں وہ اختلاط کا شکار ہو گیا تھا، اس نیند از خود گھڑ لیا کرتا تھا اور اسرائیل کو مرفوع کر دیتا تھا۔ اس کو ابن مہدی و یحییٰ و احمد نے ترک کیا ہے ۱۳۶۵ھ علامہ محمد ناصر الدین الالبانی نے بھی ابن حبان کے اس قول کو نقل کیا ہے ۱۳۶۹ھ۔

لیث بن ابی سلیم کے علاوہ اس طریق میں روح بن عبد الوہاب بھی ہے، جس سے یہ حدیث بیان کرنے کے بعد امام عقیلی فرماتے ہیں: "لَا يَتَّبَعُ عَلَيْهِ" یعنی کوئی اس کی اتباع نہیں کرتا اور ابو حاتم کا قول ہے: "كَيْسٌ بِالْمَتَّيْنِ رَوَىٰ أَحَادِيثَ مُتَنَاوِصَةً" یعنی وہ متین نہیں ہے، متناقض احادیث روایت کرتا ہے۔ ابن حبان نے اس کی توثیق کی ہے۔ ابن عدی نے خلید بن علی کے ترجمہ میں اس کی احادیث پر تعقب کیا ہے ۱۳۶۹ھ۔

۱۳۷۱ھ تخریج الاحیاء لابن عراق ج ۱ ص ۱۲۳ ۱۳۷۲ھ ابو حاتم ج ۲ ص ۳۰۸ ۱۳۷۳ھ موضوعات لابن الجوزی ج ۳ ص ۲۵۰ والعلل المتناہیہ لابن الجوزی ج ۱ ص ۶۳ ۱۳۷۴ھ اللالی للسیوطی ج ۱ ص ۱۰۱، ۱۰۲ و میزان الاعتدال للذہبی و التہذیب التہذیب لابن حجر عسقلانی ۱۳۷۵ھ کتاب المحروصین لابن حبان ج ۱ ص ۵۴ و ج ۲ ص ۲۳۱ ۱۳۷۶ھ اللالی للسیوطی ج ۲ ص ۴۵۰ ۱۳۷۷ھ تخریج الاحیاء لابن عراق ج ۱ ص ۲۰۱ ۱۳۷۸ھ العلل المتناہیہ لابن الجوزی ج ۱ ص ۶۳ ۱۳۷۹ھ سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ للالبانی ج ۱ ص ۴۳۶-۳۴۰ ۱۳۸۰ھ ابن عدی ج ۲

## طریق سوم:

” اَنَا أَبُو مَنْصُورِ ابْنِ حَيْرُونَ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ مَسْعَدَةَ  
قَالَ نَاحِزَةُ قَالَ نَا ابْنُ عَدِيٍّ قَالَ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ نَا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ الْخَلْدَلُ  
قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ (قَالَ نَا) مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ  
قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ” طَلَبُ الْعِلْمِ ... الخ رُذِرَهُ

ابن الجوزی ۱۵۲ھ

یہ روایت بھی صحیح نہیں ہے کیونکہ اس طریق کے متعلق امام ابن الجوزی فرماتے ہیں کہ اس  
میں محمد بن عبد الملک ہے جس کے متعلق امام احمد کا قول ہے: ” قَدْ رَأَيْتُهُ وَكَانَ يَضَعُ  
الْحَدِيثَ وَيَكْتُمُ ” یعنی میں نے اس کو دیکھا ہے وہ حدیث گھرا کرتا اور صیوٹ باندھا کرتا  
نفاہ ابن حبان کا قول ہے: ” لَا يَجِلُّ ذِكْرُهُ فِي الْكُتُبِ إِلَّا عَلَى جِهَةِ الْقَدْحِ فِيهِ ”  
یعنی اس کا ذکر کتابوں میں کرنا جائز نہیں ہے مگر صرف اس پر جرح و قدح کے لیے۔ ۱۵۳ھ

## طریق چہارم:

” اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ اَنْبَاَنَا الْجَوْهَرِيُّ  
عَنِ الدَّارِقُطْنِيِّ عَنِ ابْنِ حَاتِمِ بْنِ حَبَانَ قَالَ أَخْبَرَنَا  
أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا أَحْمَدُ بْنُ مُنْبِعٍ قَالَ  
نَا مَهْنَابُ بْنُ يَحْيَى الرَّمْلِيُّ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ  
مُوسَى عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ الشَّيْبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ” طَلَبُ الْعِلْمِ ... الخ ”  
ذکرہ ابن حبان والدارقطنی والحافظ وابن

الجوزی ۱۵۲ھ

ص ۱۲۰ ۱۵۱ھ لسان المیزان لابن حجر ج ۲ ص ۲۶۶ ۱۵۲ھ اعلل المتناہیة لابن الجوزی ج ۱ ص ۱۰۵

اس روایت پر بھی بھروسہ نہیں کیا جاسکتا، کیونکہ اس کے راوی احمد بن ابراہیم بن موسیٰ کے متعلق امام ابن الجوزی ابن حبان کا قول نقل فرماتے ہیں: "يُرْوَى عَنْ مَالِكٍ مَالِكٌ يُحَدِّثُ بِهِ قَطُّ" یعنی مالک سے "عَنْ" کے ساتھ روایت کرتا ہے حالانکہ انہوں نے ۳۱۱ سے کوئی حدیث بیان نہیں کی ہے اور فرمایا: هَذَا الْحَدِيثُ كَأَصْلِهِ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عَمْرٍو وَكَانَ مِنْ حَدِيثِ نَافِعٍ وَكَانَ مِنْ حَدِيثِ مَالِكٍ" یعنی اس حدیث کی نہ ابن عمرؓ کی حدیث سے، نہ نافع کی حدیث سے اور نہ ہی مالک کی حدیث سے کوئی اصل ہے۔

اس روایت کے ایک دوسرے راوی مہنبا کے متعلق امام دارقطنی کا قول ہے:

میں نے مہنبا کا احتساب کیا ہے اس میں وہیم پایا جاتا ہے۔ ایک طرف وہ مالک موسیٰ بن ابراہیم المرزوی سے روایت کرتا ہے پھر اسی روایت کو بطریق موسیٰ بھی روایت کرتا ہے خلیب بغدادی فرماتے ہیں "محمد بن بیان" جس نے مہنبا سے اور اس نے موسیٰ بن ابراہیم سے روایت کی ہے اس نے اسی طرح مالک سے بھی روایت کی ہے جس سے ہم اس حدیث پر پہنچتے ہیں کہ: لَا يَثْبُتُ شَيْءٌ مِّنَ الْقَوْلِ مَعًا، یعنی ان دونوں اقوال میں سے کچھ بھی ثابت نہیں ہوتا" ۵۶

اختتام پر اس باب کی جملہ احادیث کی تصحیح و تضعیف میں کبار محدثین و علمائے نقد و جرح محققین کے جو مختلف اقوال و آراء و نظریہ کتب میں ملتی ہیں ان میں سے چند مسائل پیش کی جاتی ہیں۔ عراقی کا قول ہے کہ: "قَدْ صَحَّ بَعْضُ الْأَثَرِ بَعْضَ طَرِيقٍ" یعنی بعض ائمہ نے اس کے بعض طرق کی تصحیح کی ہے۔ علامہ مزنی کا قول ہے: "إِنَّ طَرِيقَهُ يَتَّبَعُ بِرُتْبَةِ الْحَسَنِ" یعنی اس روایت کے طرق حسن کے رتبہ تک پہنچتے ہیں۔ امام بیہقی کا قول ہے: "مَنْ تَدْرَكَ شَهْرًا وَلَا سَنَادَهُ ضَعِيفٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ أَوْجِهٍ كُلِّهَا صَعِيفٌ" یعنی اس کا متن شہور لیکن اس کی اسناد ضعیف ہیں۔ اور روایت کی گئی ہے کہ جو جرح یہ تمام ضعیف ہیں۔ امام احمد بن حنبل کا مشہور قول ہے: "لَا يَثْبُتُ عِنْدَنَا فِي هَذَا الْبَابِ شَيْءٌ"، یعنی ہمارے نزدیک اس باب میں کوئی چیز ثابت نہیں ہے۔ ایسا ہی ایک قول ابن راھویہ سے بھی منقول ہے۔ ابوعلی نیشاپوری کا قول ہے: "إِنَّهُ لَمْ يَصِحَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ"

۱۵۳ھ الفصاح ص ۶۳ ۱۵۴ھ مجروحین لابن حبان ج ۱ ص ۱۴۱ طبع دارالوعی بحلب ۱۳۹۶ھ

اِسْنَادٌ، وَمَثَلٌ بِهِ اَلْحَاكِمُ لِلْمَشْهُورِ كَيْسَ بَصْرِيِّ، یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسے روایت کرنا صحیح نہیں ہے۔ اس میں (ضعیف) اسناد ہیں۔ اور ایسا ہی حاکم سے منقول ہے کہ یہ روایت مشہور ہے، صحیح نہیں ہے۔ ابن الصلاح نے بھی اس بارے میں اسی رائے کی اتباع کی ہے۔ علامہ ابوالحسن علی بن محمد عراقی الکنافی اور علامہ سخاویؒ نے ان تمام اقوال کو اپنی تصانیف میں ترجیحاً نقل کیا ہے ۱۵۸ھ۔

اما ابن ابجوزی نے "العلل المتناہیہ فی الاحادیث الواہیہ" میں اس روایت کے اکثر طریق اسناد جمع کرنے کے بعد ان میں سے ہر ایک کو فرض اسماء الرجال کی کسوٹی پر پرکھا اور ان تمام روایات کی قلعی کھول کر تحقیق کا حق ادا کر دیا ہے۔ فَجَزَاهُ اللهُ! اختتام پر آل رحمہ اللہ ان تمام روایات کے متعلق فیصلہ کن انداز میں فرماتے ہیں: "هَذِهِ الْاَحَادِيثُ كُلُّهَا لَا يَثْبُتُ" یعنی تمام احادیث ثابت نہیں ہیں۔ ۱۵۹ھ آل رحمہ اللہ نے اس بارے میں امام احمد بن حنبلہؒ پر مشہور قول نقل فرما کر بحث کا خاتمہ فرمایا ہے: "لَا يَثْبُتُ عِنْدَنَا فِي هَذَا الْبَابِ شَيْءٌ" جو اپنی جگہ ایک سند اور حتمی فیصلہ کا مقام رکھتا ہے۔

وَ اٰخِرُ دَعْوَانَا اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ!

و لسان الميزان للمحافظ ابن حجر مستقلانی ج ۱ ص ۱۳۲ والعلل المتناہیہ لابن ابجوزی ج ۱ ص ۵۵ -  
 ۱۵۵ھ العلل المتناہیہ لابن ابجوزی ج ۱ ص ۶۳ ۱۵۶ھ لسان الميزان للمحافظ ابن حجر مستقلانی ج ۱ ص ۱۳۲ ۱۵۷ھ تخریج الاحیاء لابن عراق ج ۱ ص ۱۵۸ ۱۵۹ھ تنزیہ الشریعہ المرفوعہ عن الاخبار الشیعیہ الموضوعہ لابن عراق ج ۱ ص ۲۵۸ طبع مطبعة العاطف ۱۳۷۸ھ والمقاصد الحسنہ للسخاوی ج ۱ ص ۲۷۵ -

ادارہ "محدث"

کی طرف سے

تَنْبِيْهُنَّ اللهُ مِنْكُمْ!

قارئین محدث کو  
 عید مبارک ہو۔

